

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

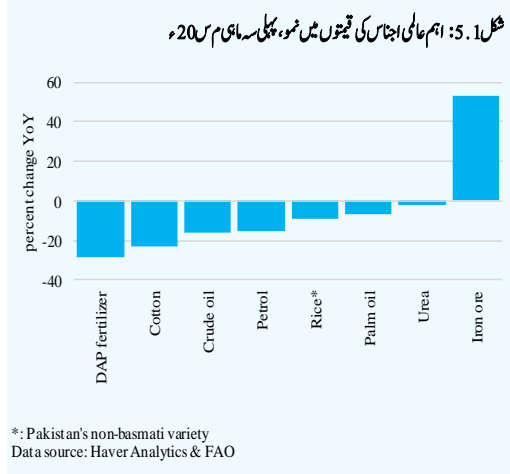
پاکستان کے توازن ادائیگی میں بہتری کا جو سلسلہ مالی سال 19ء میں شروع ہوا تھا، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی رفتار میں مزید اضافہ ہوا، کیونکہ جاری کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں نصف سے بھی زیادہ سکڑ گیا۔ آئی ایم ایف پروگرام کی شروعات اور پہلی قسط کی وصولی سے نہ صرف جاری کھاتے کا فرق پورا کرنے میں مدد ملی بلکہ بیرونی سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی بحال ہو گیا، جو سہ ماہی میں جزدانی سرمایہ کاری کے معکوس رجحان پر منتج ہوا۔ مالکاری کی کم ضروریات کے ساتھ آنے والی رقوم کی دستیابی نے ذخائر میں کمی کے حالیہ رجحان کو بدل دیا اور اس کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 656 ملین ڈالر کا اضافہ ہو گیا (جدول 5.1)۔

یہ نتائج پاکستانی روپے میں ردوبدل اور گذشتہ ڈیڑھ برس کے دوران معاشی استحکام کے حوالے سے کیے جانے والے دیگر اقدامات کی عکاسی کرتے ہیں، جن

جدول 5.1: پاکستان کا توازن ادائیگی ملین امریکی ڈالر			
	پہلی سہ ماہی سال 19ء	پہلی سہ ماہی سال 20ء	تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	-4,287	-1,572	2,715
تجارتی توازن	-8,382	-5,021	3,361
برآمدات	5,893	6,010	117
درآمدات	14,275	11,031	-3,244
خدمات کا توازن	-1,076	-1,201	-125
بنیادی آمدنی کا توازن	-1,121	-1,485	-364
ثانوی آمدنی کا توازن	6,292	6,135	-157
کارکنوں کی ترسیلات زر	5,557	5,478	-79
جاری کھاتے کا توازن	106	105	-1
مالی کھاتے کا توازن	-2,899	-1,885	-1,014
سرمایہ کاری رقوم کی براہ راست آمد	559	541	-18
جزدانی سرمایہ کاری رقوم کی آمد	-185	344	529
واجبات کا خالص اعادہ	2,282	840	-1,442
مرکزی حکومت	1,878	1,092	-786
بینک	89	-517	-606
دیگر شعبے	314	262	-52
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں تبدیلی	-1,357	656	-
پاکستان روپیہ اضافہ (+) / کمی، فیصد میں	-2.2	2.4	-

* آخر جون اور آخر ستمبر کے درمیان
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

کے نتیجے میں درآمدی طلب میں بھاری کمی واقع ہو چکی ہے؛ دراصل مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی ادائیگیوں میں کمی ایک دہائی میں ہونے والی سب سے بڑی کمی تھی۔ تمام مصنوعات کے زمروں میں مقدار پر مبنی کمی دیکھی گئی اور انہیں پاکستان کی بنیادی درآمدی اجناس کی کم بین الاقوامی قیمتوں سے بھی تقویت حاصل ہوئی (شکل 5.1)۔



توانائی گروپ سب سے نمایاں رہا اور درآمدات میں ہونے والی مجموعی کمی میں اس کا حصہ تقریباً ایک تہائی سے زائد رہا، جس میں بڑا کردار کم مقدار نے ادا کیا۔¹ اس میں تین عوامل قابل ذکر ہیں۔ اول، پہلی سہ ماہی کے دوران توانائی کا آمیزہ آبی بجلی اور ملکی کونسل پر مبنی پیداوار پر منتقل ہو گیا، جس کے نتیجے میں فرنس آئل اور ایل این جی کی درآمدی طلب میں کمی واقع ہو گئی۔ دوم، تجارتی کمرشل ٹرانسپورٹ سرگرمی میں سست رفتاری کے باعث ہائی اسپڈ ڈیزل کی فروخت کمزور ہونے سے اس کی طلب کم ہو گئی۔ اور سوم، کم بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ

سے ملک کو درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کے بغیر پیٹرول اور ایل این جی درآمد کرنے کا موقع مل گیا۔ مزید برآں، گزشتہ برس کے ذخائر کی بلند سطح کے سبب غیر توانائی درآمدات کی طلب (ڈی اے پی اور پام آئل کے معاملے میں) بھی کم ہو گئی اور کلی معاشی ردوبدل کی پالیسیوں سے متاثر ہونے والی صنعتوں جیسے گاڑیوں اور منسلک شعبوں میں خام مال کی طلب میں کمی کا باعث بنی۔

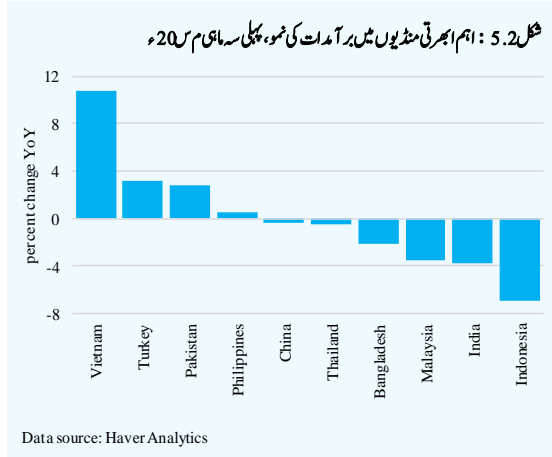
سہ ماہی میں اگرچہ جاری کھاتے کا کم فرق اور تیل کی سعودی سہولت شروع ہونے سے بین البینک میں ادائیگیوں کے دباؤ میں کمی ہو گئی، تاہم بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی مالی رقوم بڑھ گئیں۔² بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی بحالی کو مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کی پائیداری، ملک کے ادائیگیوں کے توازن میں مسلسل بہتری اور ذخائر سے حاصل تحفظ اور آئی ایم ایف پروگرام کی شروعات سے حاصل ہونے والا اطمینان ہے۔

جاری کھاتے کے خسارے میں مسلسل کمی اور دستیاب مالکاری سے قطع نظر بیرونی کھاتے کی پائیداری کے حوالے سے خدشات برقرار ہیں۔ اول، اگرچہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری ذخائر مستحکم ہو چکے ہیں اور ان میں اضافہ ہوا ہے، تاہم ذخائر کی موزونیت کی

¹ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی درآمدی ادائیگیوں میں 3.2 ارب ڈالر کی کمی میں توانائی کی درآمدات کا حصہ 1.2 ارب ڈالر تھا۔

² تیل کی سعودی سہولت کے تحت خریدے گئے خام تیل کی درآمدی ادائیگیاں اس کی خریداری کے بارہ مہینوں بعد شروع ہوں گی۔ اگرچہ یہ طریقہ کار بین البینک منڈی میں ادائیگی کا دباؤ کم کرتا ہے تاہم ملک کے توازن ادائیگی اور ذخائر کی پوزیشن پر اس کا خالص اثر صفر ہوتا ہے۔ جاری کھاتے میں متعلقہ ادائیگی کی رقم کو درآمدات کی مد میں درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس رقم کو عمومی حکومت کو ادا شدہ قلیل مدتی قرضے میں شامل کیا جاتا ہے۔

سطح ابھی تک درآمدی کوریج کے لحاظ سے نشانیوں سے کم ہے۔³ یہ صورت حال بیرونی کھاتے کو عالمی منڈی کے ناسازگار رجحانات کے مقابلے میں کمزور بنا دیتی ہے۔



دوم، برآمدی آمدنی کمزور رہی، جس کی اہم وجوہات میں سست پڑتی عالمی معیشت، اجناس کی گرتی ہوئی قیمتیں اور اہم برآمدی منڈیوں میں سخت مسابقت کے ساتھ کم اکائی قیمتیں شامل ہیں۔ ابتدائی دو عوامل نے دیگر ایشیائی منڈیوں کی برآمدی آمدنی میں بھی کمی کر دی ہے (شکل 5.2)، لیکن پاکستان کی اکائی قیمتوں پر اس کا اثر زیادہ نمایاں تھا (سکیشن 5.5)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کرنسی میں ردوبدل نے پاکستانی

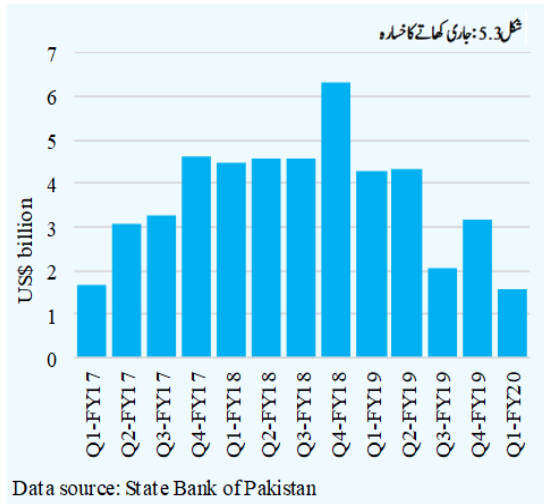
برآمد کنندگان کو اپنے مسابقت کاروں کو پیچھے چھوڑنے اور اپنے مارجنز (پاکستانی روپے کے لحاظ سے) پر سمجھوتہ کیے بغیر بھاری مقدار کی بحری ترسیل کے ذریعے اپنا حصہ بڑھانے کے قابل بنا دیا ہے۔ اگرچہ صنعتی نقطہ نظر سے یہ حکمت عملی قابل عمل ہے لیکن اس سے ملک کی زر مبادلہ وصولیاں متاثر ہو رہی ہیں۔

سوم، معیشت کے استحکام اور آئی ایم ایف پروگرام سے حاصل ہونے والے یقینی پن کے رد عمل میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ ابھی ہونا ہے کیونکہ سرمایہ کاروں نے دیکھو اور انتظار کرو کا طرز فکر اختیار کیا ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا محرک لائسنس کی خریداری کے لیے ایک ٹیلی کام کمپنی میں یکبارگی نقد رقم کا ادخال تھا، جبکہ دیگر تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہی۔ اسی طرح، عالمی معاشی سست رفتاری اور خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں روزگار کی مشکل صورت حال کے سبب پاکستان سمیت دیگر وصول کنندہ ممالک کو قوم کا بہاؤ متاثر ہونے سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی ہو چکی ہے۔

³ آخر ستمبر 2019ء تک اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کی مالیت 7.9 ارب ڈالر تھی جو آخر جون کے 7.3 ارب ڈالر کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ ذخائر کی موزونیت کے لحاظ سے اس مدت کے دوران درآمدی کوریج 1.7 مہینوں سے بڑھ کر 1.9 مہینوں پر آئی۔

مذکورہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگیوں کے توازن میں بہتری کا اہم سبب درآمدات ہیں۔ معاشی نمو اور سرمایہ کاری کے حوالے سے اقتصادی مطابقت کی پالیسیوں کے نتائج کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ ملک کی زر مبادلہ آمدنی کو برآمدات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے کے ذریعے بڑھاتے ہوئے اہم درآمدات کے لیے مالکاری کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔

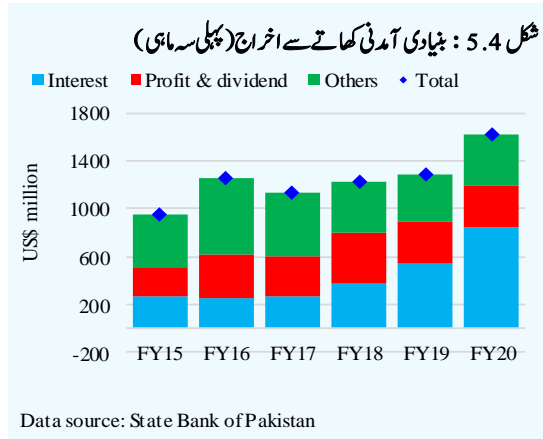
اگرچہ کلی معاشی مطابقت کی پالیسیوں نے برآمدی صنعتوں کے لیے کچھ چیلنجز (جیسے خام مال کی لاگتوں میں اضافہ) پیدا کیے ہیں لیکن سرکاری اعانت سے کچھ سہولت ملی ہے۔ مثلاً، اسٹیٹ بینک کی پرکشش نرخوں پر دستیاب تجارتی نو مالکاری اسکیموں اور بورڈ آف انویسٹمنٹ اور ایف بی آر کی جانب سے کارپوریٹ رجسٹریشن اور ٹیکس ادائیگیوں میں جدت لانے سے ملک کی کاروبار کرنے کی درجہ بندی میں پہلے ہی بہتری آچکی ہے (پاکس 5.1)۔ پھر بھی اب توجہ فوائد بڑھانے اور پالیسی استحکام کا احساس پیدا کرنے پر مرکوز ہونی چاہیے، جس سے سرمایہ کاروں کو طویل مدتی سرمایہ کاری کے فیصلے کرنے میں مدد مل سکے۔



5.2 جاری کھاتہ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 2.7 ارب ڈالر کی کمی سے 1.6 ارب ڈالر پر آگیا (شکل 5.3)۔ تقریباً تمام بہتری درآمدی ادائیگیوں میں کمی سے ہوئی۔ درآمدات کم کرنے میں پست مقدار اور اکائی قیمتوں دونوں نے کردار ادا کیا اگرچہ مقدار کا کردار زیادہ اہم تھا، تاہم برآمدات کے معاملے میں کم اکائی قیمتوں کو بالادستی حاصل رہی اور متعدد اہم برآمدی مصنوعات کے حجم میں خاصی نمو کے اثر کی جزوی تلافی ہو گئی۔

اس کے ساتھ ساتھ بنیادی آمدنی اور خدمات کے خسارے کی بلند سطح اور ترسیلات زر میں کمی نے جاری کھاتے پر منفی اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی آمدنی کھاتے سے رقوم کا اخراج 321 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر تک پہنچ



گیا (شکل 5.4)۔ اس کا اہم سبب بیرونی قرضے پر بلند سودی ادائیگیاں ہیں کیونکہ بیرونی سرمایہ کاریوں پر منافع کی بیرون ملک منتقلی تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر منجمد رہی۔ بلند سودی ادائیگیوں سے گزشتہ چند برسوں کے دوران مسلسل جڑواں خساروں کے نتیجے میں سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک پر اضافے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔⁴

کارکنوں کی توسیلات زر

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران توسیلات زر میں سال بسال بنیادوں پر 1.4 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 14.7 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا تھا۔ توسیلات زر میں ہونے والی مجموعی کمی میں خلیج تعاون کونسل کے ممالک، خصوصاً متحدہ عرب امارات سے، رقوم کی آمد میں کمی نے اہم کردار ادا کیا (جدول 5.2)۔

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں متحدہ عرب امارات سے توسیلات زر میں 7.2 فیصد کمی واقع ہوئی جس کا اہم سبب ملک میں روزگاری دشوار صورتحال ہے کیونکہ متحدہ عرب امارات سے دیگر اہم وصول کنندگان ممالک کو توسیلات کا اخراج بھی کم ہو گیا تھا۔⁵ سمعی شواہد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کارکنوں کی ایک خاصی تعداد پوائے ای سے واپس آچکی ہے۔⁶

یہ امر دلچسپی کا حامل ہے کہ 2019ء میں مجموعی عالمی معاشی سست رفتاری کے باوجود برطانیہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپی یونین جیسے دیگر اہم ذرائع سے رقوم کی آمد کی نمو مثبت رہی۔⁷ سست رفتاری نے بھارت سمیت بڑے وصول کنندگان ممالک کو توسیلات کا بہاؤ بھی متاثر کیا ہے اور 2019ء کے دوران ان ممالک کو توسیلات زر کی نمو میں نمایاں سست رفتاری کا تخمینہ لگایا گیا ہے (شکل 5.5)۔

⁴ گزشتہ تین برسوں کے دوران ملک کے بیرونی قرضوں اور واجبات میں 12.9 فیصد اضافہ ہوا۔

⁵ جنوری تا مارچ اور اپریل تا جون 2019ء میں متحدہ عرب امارات سے توسیلات زر کے مجموعی بہاؤ میں بالترتیب 11.7 اور 4.2 فیصد کمی ہوئی۔ یہ رجحان اس ملک میں روزگاری فراہمی میں سست رفتاری سے ہم آہنگ ہے (ماخذ: سہ ماہی اقتصادی جائزے، سینٹرل بینک آف پوائے ای)۔

⁶ بیورو آف ایگریکیشن اینڈ اور سیز اینچلائزر کے مطابق جنوری تا ستمبر 2019ء میں بیرون ملک کام کے لیے جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں گزشتہ برس کی نسبت 3.7 فیصد اضافہ ہوا۔ یہاں یہ بات کرنا اہم ہے کہ بیرون ملک سے واپس لوٹنے والے پاکستانیوں کی تعداد کا کوئی ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

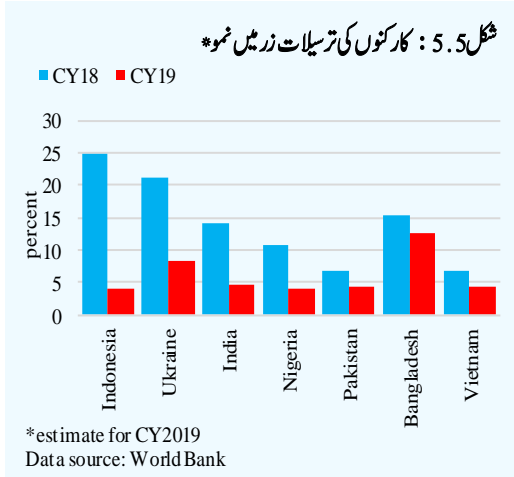
⁷ آئی ایم ایف کے تخمینے کے مطابق 2019ء میں عالمی معاشی نموست ہو کر 3 فیصد پر آگئی ہے جو 2017ء میں 3.8 فیصد تھی۔ یہ عالمی مالی بحران کے بعد سے نموی کم ترین شرح ہے (ماخذ: آئی ایم ایف، ڈیلیوی ای او، اکتوبر 2019ء)۔

جدول 5.2: ملک وار ترسیلات زر (جولائی تا ستمبر) ملین ڈالر

ممالک	مالی سال 20ء	مالی سال 19ء	تبدیلی
امریکہ	911.7	862.8	48.9
برطانیہ	814.4	810.2	4.2
خلیج تعاون کونسل ممالک	2,928.0	3,017.6	-89.6
سعودی عرب	1,269.4	1,263.2	6.2
متحدہ عرب امارات	1,139.2	1,227.5	-88.3
خلیج تعاون کونسل کے دیگر ممالک	519.4	527.0	-7.5
یورپی یونین کے ممالک	169.6	165.8	3.9
ملائیشیا	405.1	395.2	9.9
ناروے	9.2	11.4	-2.2
سویٹزرلینڈ	4.1	8.7	-4.6
آسٹریلیا	49.7	57.9	-8.2
کینیڈا	42.6	52.6	-10.0
جاپان	6.2	4.4	1.8
دیگر ممالک	137.5	171.0	-33.5
کل	5,478.1	5,557.6	-79.5

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

عالمی بینک کے تخمینے کے مطابق ان ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی کارکردگی اچھی ہے کیونکہ 2019ء کے دوران ترسیلات زر کی نمو میں صرف 2.6 فیصدی درجے کی کمی متوقع ہے۔ ان قدرے بہتر امکانات سے پاکستان ریپی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) اور حکومت کی جانب سے ملک میں باضابطہ ذرائع سے ترسیلات بڑھانے کی کوشش کی عکاسی ہوتی ہے۔ مثلاً، پی آر آئی نے پاکستان پوسٹ اور نیشنل بینک آف پاکستان کو رواں سال متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں رقوم کی منتقلی سے وابستہ 41 آپریٹروں سے مشترکہ الحاق کے سلسلے میں انہیں مدد فراہم کی ہے۔ ”بیرونی ترسیلات زر اقدام“ منصوبے کے تحت اب پاکستانی کارکنوں کے اہل خانہ پاکستان پوسٹ کی 240 شاخوں سے مفت ترسیلات زر موصول کر سکتے ہیں۔ دیگر ترغیبات میں ترسیلات زر رکھنے والے بینک کھاتوں کو دو ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا اور مبادلہ کمپنیوں اور بینکوں کو مارکیٹنگ چارجز کی واپسی شامل ہیں۔



5.3 مالی کھاتہ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں مالی کھاتوں میں رقوم کی آمد میں سرکاری قرضوں کے بہاؤ کو بالادستی حاصل رہی۔ ٹی بلز میں بلند جزدانی سرمایہ کاری، آئی ایم ایف سے قرض گیری اور کمرشل قرضوں نے اس مدت میں رقوم کی خام تقسیم میں اضافہ کر دیا ہے۔ ان رقوم کی آمد سہ ماہی میں جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری اور قرضوں کی بالاقساط واپسی کے لیے

کافی سے زیادہ تھی اور ان سے ملکی زر مبادلہ کے ذخائر بلند نمو کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

جدول 5.3: پہلی سہ ماہی میں شعبہ دار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد ملین ڈالر				
م 18ء	م 19ء	م 20ء	تبدیلی	
125.3	180.3	5.2	-175.1	تعمیرات
426.3	92.4	0.9	-91.5	بجلی
190.1	39.8	24.9	-14.9	مالی کاروبار
83.3	74.1	34.1	-40.0	دریافت و پیداوار
0.8	5.2	64.8	59.6	برقی مشینری
0.8	29.2	16.5	-12.7	دوسازی
1.4	27.7	24.3	-3.4	ٹرانسپورٹ آلات (گاڑیاں)
10.8	12.4	16.9	4.5	ٹیکسٹائلز
0.8	14.2	-17.9	-32.1	غذا
62.8	-54.2	246.4	300.6	ٹیلی مواصلات
116.6	137.9	125.9	-12.0	دیگر
1,019	559	542	-17	کل

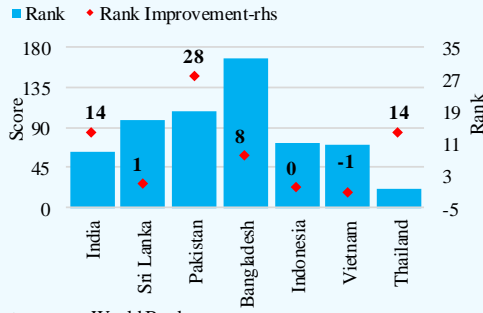
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس کے مقابلے میں سہ ماہی کے دوران نصف سے زائد خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ٹیلی کام شعبے کو حاصل ہوئی کیونکہ ایک موبائل فون کمپنی نے لائسنس کی تجدید کی فیس ادا کرنے کے لیے اپنی پیرنٹ کمپنی سے رقوم وصول کی تھیں۔ علاوہ ازیں، برقی مشینری کے تحت رقوم کی آمد سے سی پیک کے بجلی کی ترسیل کے منصوبے پر جاری کام کے لیے ایک چینی کمپنی کی جانب سے 50.0 ملین ڈالر سرمایہ کاری کی عکاسی ہوتی ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر رواں برس ٹیلی کام شعبے میں یکبارگی رقوم موصول نہیں ہوتیں تو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اس سے کہیں زیادہ کمی ہو سکتی تھی۔ خام رقوم کی پست آمد کے علاوہ ملک میں مختلف شعبوں خصوصاً غذا، بجلی اور مالی کاروباروں میں بے سرمایہ کاریاں دیکھنے میں آئی ہیں۔ کاروبار کرنے میں آسانی سے متعلق مسائل کا ادراک کرتے ہوئے حکومت نے حالیہ برسوں میں ایک کاروبار دوست ماحول کی تخلیق کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان کاوشوں نے عالمی بینک کی کاروبار کرنے میں آسانی کی تازہ ترین رپورٹ 2020ء میں ملک کی درجہ بندی کو بہتر بنانے میں کردار ادا کیا ہے (بکس 5.1)۔

بکس 5.1 کاروبار کرنے میں آسانی کی رپورٹ 2020ء اور پاکستان کی درجہ بندی

شکل 5.1.1: منتخب ممالک کی کاروبار کرنے میں مجموعی آسانی کی درجہ بندی، 2019ء



Data source: World Bank

جدول 5.1.1: کاروبار کرنے میں آسانی کے اظہاریوں کا اسکور*

2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	
89	82	77	76	کاروبار شروع کرنا
66	52	51	54	تعمیراتی پر مبنی سے نمٹنا
64	43	43	43	بجلی کا حصول
53	47	46	47	ٹیکسوں کی ادائیگی
49	43	39	38	املاک کی رجسٹریشن
69	67	67	64	سرحد پار تجارت

0 = کم ترین کارکردگی سے لے کر 100 = بہترین کارکردگی

ڈیٹا کا ماخذ: عالمی بینک گروپ

کاروبار کرنے کی رپورٹ 2020ء میں 190 ممالک میں سے پاکستان کی درجہ بندی 28 درجے بہتری کے ساتھ 108 ویں پوزیشن پر آگئی ہے (شکل 5.1.1)۔ حکومت کی جانب سے متعدد حالیہ پالیسی اقدامات سے پاکستان کو کاروباری ماحول میں سب سے زیادہ بہتری لانے والے سر فہرست 10 ممالک میں شامل ہونے میں مدد ملی ہے۔

یہ کامیابی چھ اہم شعبوں میں بہتری لانے سے حاصل ہوئی ہے: کاروبار شروع کرنے، تعمیراتی پر مبنی سے نمٹنے، بجلی کے حصول، املاک کی رجسٹریشن، ٹیکسوں کی ادائیگی، اور سرحد پار تجارت (جدول 5.1.1)۔ اس ضمن میں درج ذیل کوششیں قابل ذکر ہیں:

- حکومت نے انکارپوریشن کے کئی فارموں کی جگہ ون اسٹاپ رجسٹریشن شروع کر کے کاروبار کو آسان بنایا ہے۔
- تعمیراتی پر مبنی سے نمٹنے کے حصول کی منظوری کے طریقہ کار کی تنظیم نو کرتے ہوئے اسے آسان بنایا گیا ہے؛ عمارت کے معیار کے باقاعدگی سے معائنے کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔
- حکومت نے نئی درخواستوں کے لیے ایک آن لائن پورٹل متعارف کراتے ہوئے بجلی کے حصول کے لیے خدمت کی فراہمی کے نظام الاوقات متعارف کرائے ہیں۔
- بجلی کے ٹیرف میں تبدیلیوں کو کاروباری برادری کی آسانی کے لیے زیادہ شفاف بنایا گیا ہے۔
- ٹیکسوں کے شعبے میں قدر اضافی ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس کے لیے ادائیگی کے آن لائن طریقے متعارف کرائے گئے ہیں جبکہ کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں کمی کی گئی ہے۔
- املاک رجسٹر کرنے کے طریقہ کار کو سب رجسٹرار کے دفتر میں انجام دینے کی اجازت دے کر اسے سادہ بنایا گیا ہے۔ مزید برآں، زمین کے انتظام کے نظام میں شفافیت بڑھانے کے لیے مزید اقدامات کیے گئے ہیں۔
- سرحد پار تجارت کو ویب پر مبنی ون کسٹمز ایکٹریٹک سسٹم (WeBOC) سے مربوط بنا کر آسان بنایا گیا ہے۔ مزید برآں، مختلف ایجنسیوں کی جانب سے بندرگاہ پر مربوط مادی معائنوں میں سہولت دی گئی ہے۔

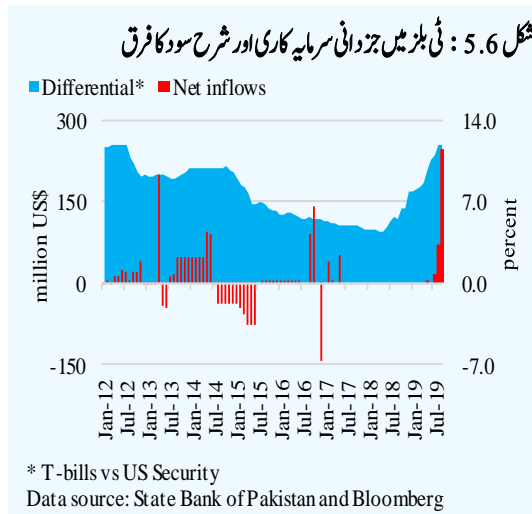
حکومت نے پاکستان ریگولیٹری ماڈرنائزیشن انیٹیٹیو (پی آر ایم آئی) کے نام سے ایک اسٹیٹنگ کمیٹی تشکیل دی ہے، جسے کاروباری اداروں کو سہولت دینے کے لیے ضوابط میں بہتری لانے اور ضوابطی نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس طرح کسٹمز کے پروسیجرنگ وقت اور الیکٹرانک دستاویز ایکس چینج کے ذریعے درآمدات / برآمدات کے دستاویزات کی تیاری میں درکار وقت میں کمی آئے گی۔

حوالہ جات:

کاروبار کرنے کی رپورٹ 2020ء، عالمی بینک
آئی ایم ایف اسٹاف رپورٹ، جولائی 2019ء

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

تقریباً دو برس کے وقفے سے بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے رجحان میں واپسی دیکھی گئی ہے اور ملک کو مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 344.5 ملین ڈالر کی رقوم موصول ہوئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 185.2 ملین ڈالر کا اخراج دیکھا گیا تھا۔

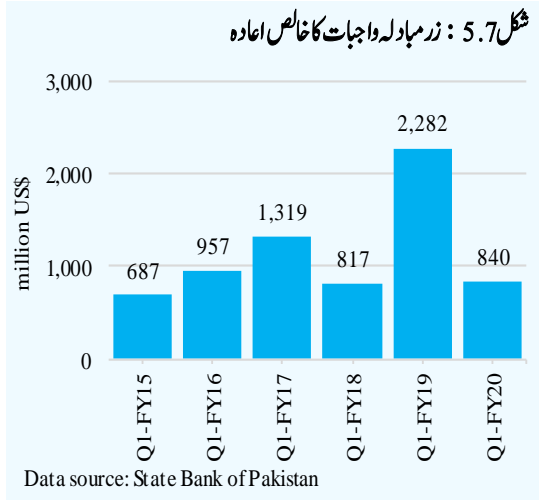


ٹی بلز اور پی آئی بیز میں تقریباً تمام سرمایہ کاری برطانوی اور امریکی سرمایہ کاروں کی جانب سے کی گئی۔ جزدانی رقوم کے بہاؤ میں اضافے کو مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ نظام کی پائیداری کے بارے میں سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد، پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور ای ایف ایف پروگرام کی شروعات سے حاصل ہونے والے اطمینان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شرح سود کا فرق ماضی میں بھی بلند رہا ہے، پھر بھی پاکستان کی قرضہ منڈی میں بیرونی سرمایہ کاروں کی دلچسپی میں اضافہ نہیں کیا جا سکا۔ (شکل 5.6)۔

واجبات کا خالص اعادہ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ واجبات سے 840 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں 63.2 فیصد کم ہے (شکل 5.7)۔ کرسٹل بینکوں نے 517 ملین ڈالر واپس کیے جبکہ حکومتی قرض گیری بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم تھی۔ خام لحاظ سے حکومت کو سہ ماہی میں تین گنا بلند رقوم موصول ہوئیں تاہم قرضوں کی بھاری اقساط کی واپسی کے سبب

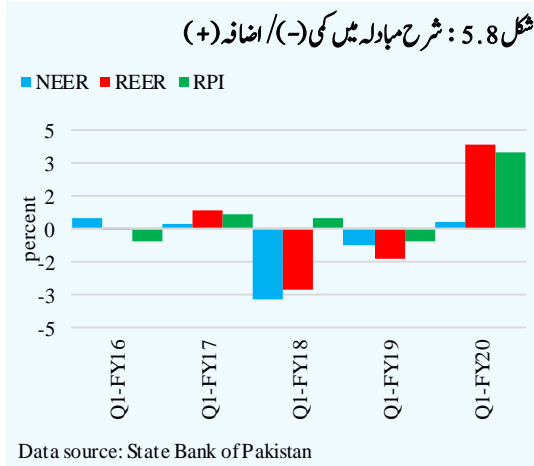
پاکستانی معیشت کی کیفیت



خالص قرض گیری کی سطح گر گئی۔ اہم رقوم کی آمد میں آئی ایم ایف (991.4 ملین ڈالر)، اے ڈی بی اور بیرونی کمرشل بینک شامل ہیں۔

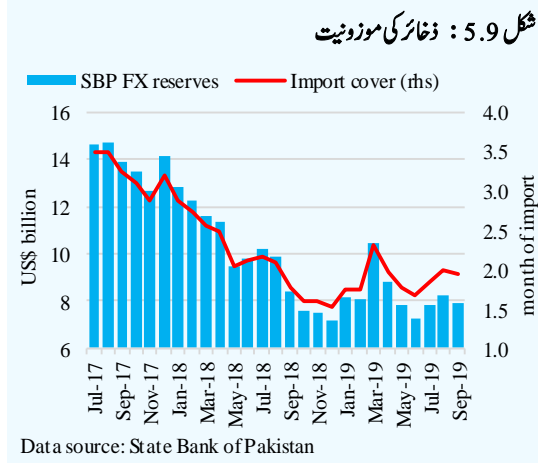
5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

جاری کھاتے میں بہتری کے ساتھ بیرونی ماکاری کی خاصی مقدار میں دستیابی کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس روپے کی قدر 2.2 فیصد تک گری تھی۔



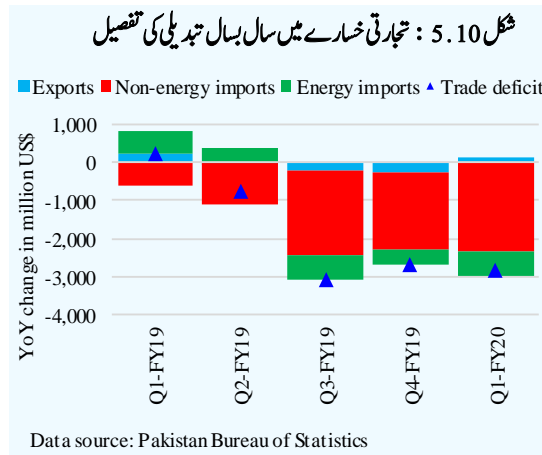
اس کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چین سمیت پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں کی کرنسیوں میں خاصی کمی واقع ہوئی۔ خصوصاً، پاکستان کی نامیہ موثر شرح مبادلہ باسکٹ میں 29.1 فیصد حصہ رکھنے والے چینی یوآن کی قدر میں اس مدت کے دوران 3.1 فیصد کمی ہوئی۔ یوآن اور دیگر اہم کرنسیوں کی قدر میں کمی پاکستانی روپے کی قدر میں موثر اضافے کا سبب بنی۔

جون 2019ء کے مقابلے میں ستمبر 2019ء میں اوسط نامیہ موثر شرح مبادلہ میں صرف 0.3 فیصد اضافہ ہو سکا (شکل 5.8)۔ تاہم اپنے تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں بڑھتی ہوئی مہنگائی نے نسبتی اشاریہ قیمت کو 3.5 فیصد تک بڑھا دیا۔ اس کا نتیجہ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 3.8 فیصد اضافے کی صورت میں نکلا۔



زر مبادلہ ذخائر کے معاملے میں درآمدات میں تیزی سے کمی کے ساتھ ساتھ جزو دانی اور عالمی مالی اداروں کی فنانشنگ نے ذخائر کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر میں 751 ملین ڈالر کا اضافہ ہو چکا ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.4 ارب ڈالر تک کمی ہوئی تھی۔ اس اضافے کا اہم حصہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں دیکھا گیا جو مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 656.2 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا

(شکل 5.9)۔ اس کے نتیجے میں پاکستان کی کفایت سرمایہ کی سطح میں بھی بہتری آچکی ہے۔



5.5 تجارتی کھاتہ⁸

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ 35.3 فیصد سال بسال کمی سے گر کر 5.7 ارب ڈالر پر آ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 2.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ درآمدات کی کم مقدار اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے سبب مقدار میں بھاری کمی نے برآمدات میں ہونے والی سال بسال سست رفتاری کی تلافی کر دی (شکل 5.10)۔ اس کے نتیجے میں تجارتی خسارہ کم ہو کر گذشتہ تین برسوں کی کمترین سطح پر آ گیا۔

برآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی برآمدات 2.5 فیصد اضافے سے بڑھ کر 5.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 4.2 فیصد بڑھی تھیں۔ نمو کی سست رفتاری کا سبب پیٹرولیم مصنوعات گروپ ہے، جس نے دیگر مصنوعات،

⁸ یہ تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ سیکشن 5.1 اور 5.2 میں درج ادا کیوں کے ریکارڈ سے اس کی مماثلت ہو۔

⁹ تیل کی بین الاقوامی قیمتیں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت اوسطاً 16.1 فیصد جبکہ پام آئل کی 6.8 فیصد کم تھیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بالخصوص چاول، ملبوسات، پھل اور سبزیوں، اور گوشت کی برآمدات میں قدرے وسیع البنیاد اور معتدل بحالی کے اثرات ضائع کر دیے (جدول 5.4)۔

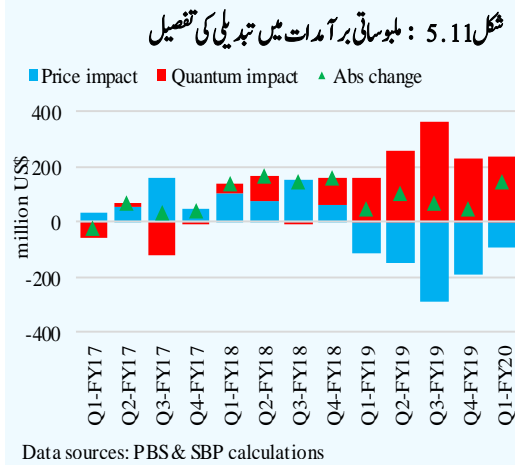
ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات 2.9 فیصد اضافے سے بڑھ کر 3.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.2 فیصد بڑھی تھیں۔ یہ تیار ملبوسات میں مراجعت کے رجحان کی عکاسی کرتا ہے جن کی برآمدی مالیتیں گذشتہ برس گر گئی تھیں اور رواں برس ان میں دوہندسی اضافہ ہوا۔ کم اکائی قیمتوں کے اثرات نے گذشتہ برس ملبوساتی برآمدات کی قیمتوں کو کم رکھا تھا لیکن اب اس کی شدت میں کمی آرہی ہے (شکل 5.11)، تاہم اکائی قیمتیں ابھی تک ملبوسات، دھاگے اور کپڑے سمیت کئی ٹیکسٹائل اجزاء کی برآمدی مالیتوں کو ٹچلی سطح پر رکھنے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہیں۔

طلب کے لحاظ سے اگرچہ امریکہ میں ملبوساتی درآمدات کی مقدار مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس جتنی تھی، تاہم ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی اور اگست کے دوران اس میں مضبوط نمو کے بعد ستمبر

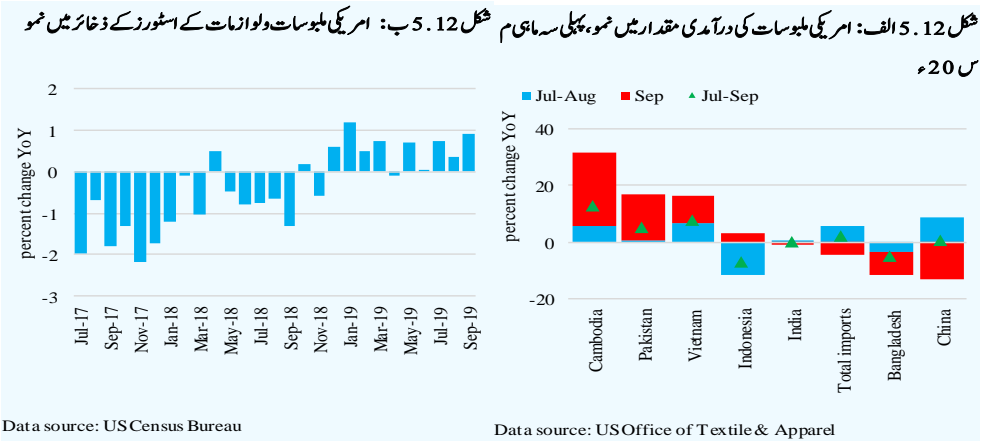
جدول 5.4: پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی اہم برآمدات				
ملین امریکی ڈالر				
م س 19ء	م س 20ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر قیمت کا اثر	
864.0	984.3	120.2	-	غذائی گروپ
132.2	196.3	64.2	-30.5	باصتی چاول
180.0	274.3	94.3	2.6	غیر باصتی چاول
92.8	11.0	-81.8	1.3	گندم
55.6	42.8	-12.8	9.6	چینی
132.8	148.2	15.4	2.5	سبزیاں اور پھل
46.7	70.6	23.9	3.7	گوشت اور تیار مصنوعات
3,275.3	3,371.7	96.3	-	ٹیکسٹائل گروپ
7.0	10.8	3.8	-1.8	خام کپاس
313.7	297.2	-16.5	-38.1	سوئی دھاگہ
529.1	499.4	-29.7	-97.0	سوئی کپڑے
1,300.0	1,446.0	146.0	-92.6	ملبوسات
584.0	601.0	17.1	-93.9	بستر کی چادریں
184.4	180.7	-3.8	-0.2	تولے
145.8	62.3	-83.6	-17.8	پیٹرولیم گروپ
76.2	37.5	-38.7	-8.1	خام تیل
45.9	9.6	-36.3	-1.4	پیٹرولیم مصنوعات
828.9	804.4	-24.5	-	دیگر اشیاء
61.6	51.9	-9.7	-0.4	چمچا
119.0	131.5	12.5	5.0	چمچا ساز
78.6	77.1	-1.5	-18.9	پلاسٹک
49.4	55.6	6.2	-10.8	دواسازی
77.6	66.8	-10.8	-6.7	سیمٹ
5,373.9	5,509.8	135.8	-	مجموعی برآمدات

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کا حساب



2019ء میں یہ ایک بار پھر کم ہو گئیں۔¹⁰ اس کی کا اہم سبب چین تھا: ستمبر میں پہلی مرتبہ چین کی امریکا کو ملبوساتی برآمدات پر اضافی ٹیرف کا نفاذ کیا گیا۔ جولائی اور اگست میں درآمدات کی نمو بھی چین کی مرہون منت تھی کیونکہ امریکی برآمد کنندگان نے مئی سے (بلند ٹیرف کی توقع میں) اپنی خریداریوں میں اضافہ شروع کر دیا تھا اور دیگر رسد کنندگان سے درآمدات کم کر دی تھیں (شکل 5.12 الف)۔¹¹ جولائی تا اگست میں بلند درآمدات بھی ملبوسات اور خردہ اسٹورز کے ذخائر میں اضافے پر منتج ہوئیں (شکل 5.12

ب)، جن سے ستمبر میں درآمدات کی ضروریات میں کمی ہو گئی۔ پھر ستمبر میں کم لاگت پیدا کاروں کی سمت منتقلی بھی دیکھنے میں آئی اور کمبوڈیا، ویت نام اور پاکستان جیسے کم لاگت پیدا کاروں سے درآمدات کی مقدار میں بھاری نمودار کی گئی۔



¹⁰ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ کی ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں 2.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.3 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا (ماخذ: یو ایس آفس آف ٹیکسٹائل اینڈ ایپرل)۔

¹¹ امریکہ کے درآمد کنندگان کو مئی 2019ء میں ٹیرف میں اضافے سے خبردار کیا گیا تھا، جب امریکی حکومت نے 3,805 چینی مصنوعات کی ایک فہرست جاری کی تھی جن پر ممکنہ طور پر اضافی ٹیرف عائد کیا جاسکتا تھا۔ اس فہرست میں 646 ملبوساتی مصنوعات شامل تھیں جن میں سے 568 کے ٹیرف میں یکم ستمبر 2019ء کو اضافہ کر دیا گیا تھا۔ ماخذ: یو ایس آفس آف ڈی ٹریڈ ریپریزنٹیشنو (-/300-china/section-301-investigations/section-301-china/300-https://ustr.gov/issue-areas/enforcement/section-301-investigations/section-301-china/300- (billion-trade-action)۔

جدول 5.5: امریکی ملبوسات کی درآمدی اکائی قدریں اور ابھرتی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں سال بسال اضافہ (+) / کمی (-)

فیصد تبدیلی	اکائی قدریں		امریکی ڈالر کی قدر میں اضافہ / کمی	
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
پاکستان	1.7	1.2	18.0	27.0
بنگلہ دیش	2.1	7.0	3.4	0.6
بھارت	2.7	3.7	8.9	0.4
چین	0.0	-4.1	1.9	3.1
کیوبا	6.1	2.6	-0.3	0.4
انڈونیشیا	3.3	4.2	9.5	-3.3
ویت نام	2.1	6.1	2.2	0.0
دنیا	1.1	0.8	1.5*	3.2*

* ڈالر اشاریے میں تبدیلی
ڈیٹا کا ماخذ: اوپیکسا اور بلومبرگ

اس بدلتی ہوئی صورت حال میں پاکستانی برآمد کنندگان کے پاس موقع ہے کہ وہ امریکہ کی سوتی ملبوسات میں مرتکز منڈی میں چین کا حصہ حاصل کر لیں۔ گذشتہ ڈیڑھ سال میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں ردوبدل کی وسعت کو دیکھتے ہوئے پاکستان کو کم لاگت کا فائدہ بھی حاصل ہے، جس سے برآمد کنندگان کو روپے کے لحاظ سے مارجنز کو متاثر کیے بغیر اپنی اکائی قیمتیں قابو میں رکھنے (جدول 5.5) کا موقع ملا ہے۔

تاہم پاکستانی برآمد کنندگان کو ابھی تک ویت نام سے سخت مسابقت درپیش ہے، جس کے برآمد کنندگان پہلے

ہی امریکہ کی ملبوساتی رسدی زنجیر سے اچھی طرح پیوست ہیں اور یہ ملک امریکہ چین تنازعے کا سب سے بڑا استفادہ کنندہ بن کر ابھرا ہے۔ تاہم، اب افرادی قوت کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ ساتھ مستحکم شرح مبادلہ کے سبب ویت نام کے برآمد کنندگان کی اکائی قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں؛ یہ صورت حال بھی مطلق لحاظ سے ویت نام کی برآمدی مسابقت کم کر سکتی ہے۔ پاکستان کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا انحصار پائیدار سرمایہ کاریوں اور پروڈکٹ کے اجزائے ترکیبی اور معیار میں بہتری لانے پر ہے، کیونکہ برآمد کنندگان نے اب تک روپے کے لحاظ سے اپنے مارجنز کی قربانی دیے بغیر صرف ڈالر پر مبنی اکائی قیمتوں میں کمی کر کے منڈی میں حصہ بڑھانے کی حکمت عملی اختیار کی ہے۔

اسی طرح یورپی یونین میں پاکستان کی برآمدی اکائی قیمتیں بھی گذشتہ برس سے کم تھیں اور پاکستان وہ واحد رسد کنندہ تھا جس کی یورپی بلاک میں اکائی قیمتیں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہوئیں (جدول 5.6)۔ ابھرتی منڈیوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں یورو کی قدر میں کمی نے خاص طور پر یورپی یونین کی بلند لاگت رسد کنندگان سے طلب کو بری طرح متاثر کیا۔

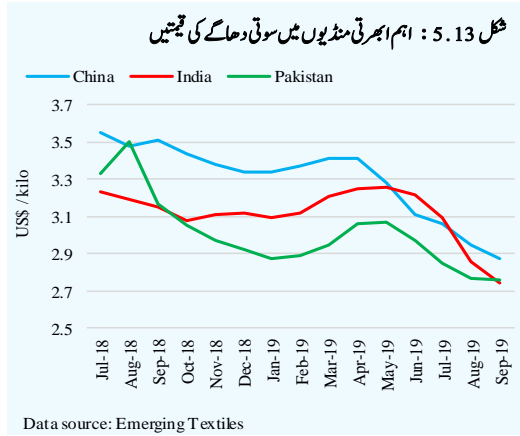
پاکستان کے معاملے میں دو عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، گذشتہ دو سے چار سہ ماہیوں کے دوران برآمدات کرنے والی تمام اہم ابھرتی منڈیوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں یورو کی قدر میں سال بسال بنیادوں پر مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ سوائے پاکستانی روپے کے جس کے مقابلے میں اس کی قدر میں مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے پاکستان کے مقابلے میں یورپی یونین

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2020ء

کو دیگر ابھرتی منڈیوں کی برآمدات کچھ مہنگی ہو گئی ہیں۔ اور دوم، پاکستان کو بدستور جی ایس پی پلس کے تحت یورپی بلاک کی منڈی تک رعایتی رسائی حاصل ہے۔ ان دونوں عوامل کی وجہ سے پاکستانی برآمد کنندگان کی اکائی قیمتیں کم رہیں جبکہ برآمدات کی بلند مقدار میں ترسیل کی گئی۔

جدول 5.6: پہلی سہ ماہی میں اہم ممالک سے یورپی یونین کی ملبوساتی برآمدات میں نمو							
مقدار	قدر		اکائی قدریں*		کرنسی**		پاکستان
	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء	
پاکستان	4.9	5.2	3.5	4.2	-1.3	16.3	21.9
بھارت	-5.9	2.2	-4.7	2.7	1.2	7.9	-4.1
چین	-11.2	-1.1	1.3	1.1	14.0	1.0	-1.4
ہنگریش	7.9	-1.1	7.5	5.5	-0.3	2.6	-3.9
کیوڈیا	11.7	-8.2	11.9	-2.0	0.2	-1.1	-4.3
ترکی	8.1	6.3	3.5	7.6	-4.2	59.4	-4.1
دنیا**	-0.9	-0.6	4.6	4.0	5.6	3.4	-4.4

* یورپ میں، ** متعلقہ کرنسیوں کے مقابلے میں یورپ میں سال بساں اضافہ قدر (+) / کمی (-)، یورو بمقابلہ امریکی ڈالر
ڈیٹا کا ماخذ: یورو اسٹیٹ، بلومبرگ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے



کم قدر اضافی کے حامل جز میں پاکستان کی سوئی دھاگے اور کپڑوں کی برآمدی مالیتوں میں سال بساں کمی ہوئی ہے اور کم اکائی قیمتوں نے دونوں مصنوعات کی برآمدی مقدار میں اضافے کی تلافی کر دی۔ دھاگے کی کم قیمتوں کا مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں ہے بلکہ چین اور بھارت کو بھی اسی صورت حال کا سامنا ہے (شکل 5.13) جس سے کپاس کے عالمی نرخوں کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے۔

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ٹیکسٹائل برآمدات 1.9 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 10.5 فیصد تک بڑھی تھیں۔ اس سست رفتاری کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں 57.3 فیصد کمی ہے

کیونکہ خام تیل، پیٹرولیم مصنوعات اور نیچے تھامی تمام مصنوعات کی بیرونی فروخت میں کمی ہو رہی ہے۔ تیل کی کم بین الاقوامی قیمتوں نے بھی کردار ادا کیا لیکن اجناس کی برآمدی مقدار بھی گر گئی۔

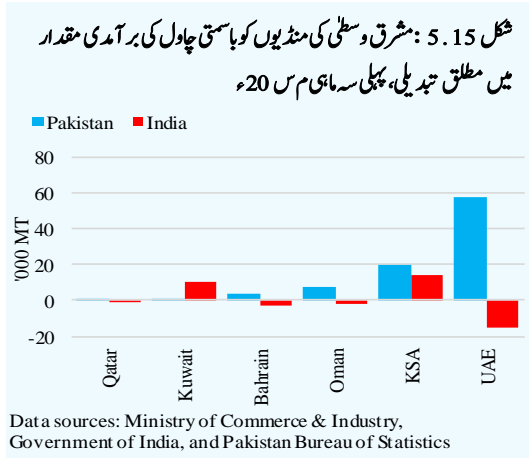
خام تیل کی برآمدات میں 50.8 فیصد کمی ہوئی۔ جس میں 79.1 فیصد کمی کا سبب کم مقدار ہے۔ اس کا ایک ممکنہ سبب اس جنس کے قابل برآمد فاضل میں کمی بھی ہو سکتی ہے۔ خصوصیات اور سالمات کو یکجا رکھنے کی قوت (varicosity) میں فرق کی وجہ سے ریفاٹریاں مقامی طور پر نکالے گئے تیل کی پروسیسنگ کی مناسب استعداد نہیں رکھتیں۔ تاہم شرح مبادلہ کے نقصانات اور بلند شرح سود کے تناظر میں مالی مشکلات کی وجہ سے تیل کی دوریفاٹریوں نے اب اپنا درآمدی بوجھ کم کرنے کے لیے مقامی پیدا کردہ خام تیل کی درآمدی تیل سے آمیزش شروع کر دی ہے۔¹²

مصنوعات میں سے بھاری کمی جیٹ ایندھن میں درج کی گئی۔ جولائی تا ستمبر کے دوران جیٹ ایندھن کی پیداوار 2.8 فیصد سال بسال تک گر چکی ہے کیونکہ ریفاٹریوں نے مالی مشکلات کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے کو فرنس آئل کا اسٹاک فروخت کرنے کی صلاحیت کے فقدان کی وجہ سے اپنی پیداوار میں کمی کر دی تھی۔ دوسری طرف جیٹ ایندھن کے لیے طلب کے تحریکات بھی مثالی نہیں تھے: پاکستان عام طور پر حکومتی بندوبست کے تحت افغانستان کو جیٹ ایندھن برآمد کرتا ہے۔ پڑوسی ملک سے اتحادی افواج کی بتدریج واپسی کے باعث پاکستان سے ایندھن کے اجزا اور دیگر نقل و حمل کی خدمات کی ضروریات میں بھی کمی متوقع ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات گروپ کے مقابلے میں سہ ماہی کے دوران مجموعی غذائی برآمدات 13.9 فیصد نمو کے ساتھ 984.43 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جس کا اہم سبب چاول کی برآمدات میں 50.8 فیصد نمو ہے۔ دراصل مجموعی برآمدات کی نمو میں سب سے بڑا حصہ چاول کا تھا، جس کی برآمدی مالیت پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 470.6 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ باسمتی اور غیر باسمتی دونوں اقسام کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا اور برآمدات کی بلند مقدار نے کم اکائی قیمتوں کے اثر کی تلافی کر دی (جس کی نشاندہی جدول 5.4 میں پہلے کی جا چکی ہے)۔

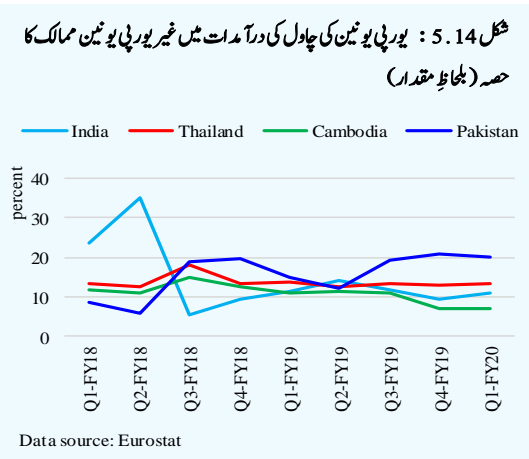
منزل کے لحاظ سے یورپی یونین، مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک سے چاول کی برآمدی وصولیوں میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ پاکستان کی یورپی ممالک کو چاول کی برآمدات میں پچھلے دو برسوں سے اضافہ ہو رہا ہے اور یورپی یونین کی منڈی میں اس کا حصہ یونین کی

¹² مثلاً، ہائیڈرو پیٹرولیم اپنی سالانہ رپورٹ برائے 2018-19ء میں بتایا کہ اس نے ”مقامی“ خام تیل کی محدود خریداری شروع کر دی ہے اور پروڈکٹ کے معیار اور یافتوں کو برقرار رکھتے ہوئے درآمدی خام تیل سے اس کی کامیابی کے ساتھ آمیزش کی ہے۔



جانب سے بھارتی چاول کی برآمدات پر کیڑے مار ادویات کے بہت زیادہ استعمال کے خدشات پر پابندیوں کے بعد سے مسلسل بڑھ رہا ہے (شکل 5.14)۔

تاہم، پاکستان کے باسستی چاول کے برآمد کنندگان اب مشرق وسطیٰ کی اہم منڈیوں میں بھی بھارتی حصے کو حاصل کر رہے ہیں اور جس طرح بھارت کی برآمدات میں کمی ہو رہی ہے ویسے ہی مقدار کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہو رہا ہے (شکل 5.15)۔ سب سے بڑا



اضافہ متحدہ عرب امارات میں دیکھا گیا جہاں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات کی مقدار میں چارگنا اضافہ ہوا ہے۔ اس بات کی علامات موجود ہیں کہ اس ملک کو چاول کی بحری ترسیلات کا ایک حصہ مئی تا جون 2019ء میں ایران اور بھارت کے درمیان تیل کی تجارت کی بندش کے بعد سے ایران روانہ کیا جا رہا ہے۔¹³ برآمد کنندگان کی جانب سے مارکیٹنگ، قدرے کم اکائی قیمتوں اور گزشتہ برس کے مقابلے میں کم اساسی اثر کی وجہ سے سعودی عرب کو بھی برآمدی مقدار تین گنا سے زائد ہو گئی۔¹⁴

جہاں تک غیر باسستی چاول کا تعلق ہے تو سینگال اور موزمبیق جیسی روایتی افریقی منڈیوں کو برآمدات میں بھی اضافہ ہوا ہے کیونکہ پاکستانی برآمد کنندگان بھارت اور تھائی لینڈ جیسے مسابقت کاروں کے مقابلے میں اپنی اکائی قیمتیں کم رکھنے میں کامیاب رہے۔ مزید برآں، ڈیوٹی

¹³ ایران کے ساتھ جامع تجارت والے چند ممالک (بشمول بھارت) کو حاصل امریکی استثنیٰ کی میعاد مئی 2019ء کے اوائل میں ختم ہو گئی تھی اور اس کی تجدید نہیں کی گئی (ماخذ: وائٹ ہاؤس کا بیان بتاریخ 22 اپریل 2019ء)۔ بھارت اور ایران کے درمیان بارٹر جیسا ایک تجارتی نظام موجود تھا، جس کے تحت بھارت کو ایرانی تیل کی ادائیگیوں کی رقم بھارت میں قائم آئی این آر شناخت والے بینک اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی تھی۔ ایران اپنے اکاؤنٹ ہیلنس کو بھارت سے زیادہ ترغذائی اجزاء اور ادویات کی درآمدات کی ادائیگی کے لیے استعمال کرتا تھا۔
¹⁴ م س 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے غیر باسستی چاول کی اکائی قیمت بھارت کے مقابلے میں 9.6 فیصد کم اور تھائی لینڈ سے 21.0 فیصد کم تھی (ماخذ: یو این ایف اے او)۔

کی سازگار ساخت کی وجہ سے پاکستان اب یورپی یونین کو باسستی چاول کی مضبوط فروخت کے ساتھ سلیم اور برطانیہ جیسے یورپی ممالک کو زیادہ غیر باسستی چاول (بھورا) بھی برآمد کر رہا ہے۔¹⁵

دیگر غذائی اجزاء میں چینی اور گندم کی برآمدات دونوں میں بھاری کمی واقع ہوئی۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں دونوں اجناس کے لیے برآمدی زراعت دستیار تھا جو بلند اساسی اثر پر منتج ہوا۔ گندم کے معاملے میں اگرچہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے گندم کی برآمدی مقدار میں تیزی سے کمی آئی ہے تاہم آٹے کی مقامی قیمتوں¹⁶ میں اضافے کی وجہ سے حکومت نے اس اناج کی برآمد پر ستمبر 2019ء میں پابندی عائد کر دی تھی۔¹⁷ اس کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم کی برآمدی مائیتوں میں 88.1 فیصد تک کمی ہوئی۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چینی کی ملکی برآمدات میں بھی 23.0 فیصد کمی ہوئی اور کم برآمدی مقدار نے اکائی قیمتوں میں ہونے والے تمام اضافے کا اثر زائل کر دیا۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں چینی کی اوسط قیمتیں گذشتہ برس کے مقابلے میں 33.5 فیصد زیادہ تھیں، جس سے چینی کے کارخانوں کو برآمدات کے بجائے مقامی منڈی کی ضروریات پوری کرنے کی ترغیب ملی۔¹⁸

آخر میں، سہ ماہی کے دوران پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات 11.6 فیصد کے سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 148.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گندم اور چینی جیسی تحفظ یافتہ صنعتوں کی مجموعی برآمدات سے زیادہ ہے۔ تفصیلی اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ آم، آلو اور مکئی کی برآمدات گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہیں۔ اس حوصلہ افزا کارکردگی کو ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (ٹی ڈی اے پی) کی جانب سے وسط ایشیائی اور روس اور جرمنی جیسے یورپی ممالک میں سفار تھانوں اور برآمد کنندگان کی جانب سے تجارتی نمائندوں کے انعقاد سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، گوشت کی برآمدی مائیتوں میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے کیونکہ ملک سے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور کویت جیسی مشرق وسطیٰ کی اہم منڈیوں کو خاصی بلند مقدار برآمد کی گئی تھی۔

درآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات 20.9 فیصد کمی سے گر کر 11.2 ارب ڈالر پر آگئیں۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی جس میں کم درآمدی مقدار نے اہم کردار ادا کیا (جدول 5.7)۔ خام تیل، کونکے اور پام آئل جیسی اہم اجناس کی کم بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ

¹⁵ بعد میں چاول کو علاقے میں قائم کارخانوں میں سفید چاول کی پیداوار کے لیے مزید پروسیس کیا جاتا ہے، جو مغربی ممالک میں بہت استعمال ہوتا ہے۔

¹⁶ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم کے 10 کلو آٹے کے تحلیے کی قیمت اوسطاً 11.1 فیصد بلند تھی۔

¹⁷ وزارت کامرس کے ایس آر او نمبر 1044(1)/2019ء، بتاریخ 11 ستمبر 2019ء۔

¹⁸ مقامی قیمتوں میں اضافہ اس وقت ہوا جب مالی سال 20ء کے بجٹ میں جی ایس ٹی 8 فیصد سے بڑھا کر 17 فیصد کر دیا گیا تھا اور مقامی سطح پر قیمتوں پر قابو پانے کا طریقہ کار کمزور تھا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 3۔

جدول 5.7: پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی اہم درآمدات (ملین امریکی ڈالر)					
171	م 19ء	م 20ء	مطلق	مقداری اثر	قیمت
توانائی گروپ	3,783.5	3,169.7	-613.8	103.1	-716.9
پیٹرولیم مصنوعات	1,595.1	1,319.9	-275.2	112.3	-163.0
خام تیل	1,202.2	823.3	-378.8	-225.6	-153.3
ایل این جی	939.2	965.6	26.4	391.6	-365.2
زرعی اور کیمیکلز	2,324.0	1,815.2	-508.9	-	-41.9
کھاد	344.2	127.7	-216.5	-174.6	-
دیگر کیمیکل	1,091.3	926.6	-164.6	-	-
ٹرانسپورٹ گروپ	791.2	538.1	-253.1	-	-
کاریں	304.2	189.8	-114.3	-	-
مکمل ساختہ اکائیاں	87.2	14.7	-72.5	-	-
الگ الگ پرزے	217.0	175.1	-41.8	-	-
ٹرک اور بسیں	164.4	81.8	-82.6	-	-
طیارے	82.9	131.1	48.1	-	-
دھاتی گروپ	1,307.8	1,005.9	-301.9	-	-
فولادی اسکریپ	412.5	388.8	-23.7	-105.4	81.7
لوہا اور فولاد	573.5	370.4	-203.0	197.8	-5.2
غذائی گروپ	1,458.4	1,097.4	-361.4	-	-
چائے	148.3	102.2	-46.0	-31.1	-14.9
پام آئل	485.7	362.4	-123.3	-47.5	-75.8
سویا بین آئل	22.8	32.1	9.3	12.6	-3.3
دالیں	152.9	118.7	-34.2	-17.7	-16.5
ٹیکسٹائل گروپ	676.9	451.3	-225.6	-	-
خام کپاس	65.2	37.4	-27.8	-28.2	0.4
مصنوعی دھاگہ	153.4	118.5	-34.9	-35.1	0.2
مشینری گروپ	2,288.1	2,032.9	-255.1	-	-
بجلی کی پیداوار	342.8	312.1	-30.8	-	-
برقی	460.3	506.2	45.8	-	-
تعمیرات	85.7	33.6	-52.1	-	-
موبائل فون	199.2	269.1	69.9	-	-
دیگر	808.2	551.5	-256.7	83.4	-
تمام دیگر اجزا	1,251.2	895.7	-372.6	-	-
جس میں کوئلہ*	464.5	272.2	-192.3	-	-
مجموعی درآمدات	14,164.8	11,199.2	-2,965.6	-	-108.9

* جولائی تا اگست کے دوران

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کا حساب

گذشتہ برس جمع ہونے والے ذخائر (ڈی اے پی) کھاد اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں) سے بھی اس سال درآمدات کی طلب کو کم رکھنے میں مدد ملی۔ مطلق لحاظ سے مجموعی درآمدات کو کم رکھنے میں سب سے اہم کردار خام تیل کا تھا جس کے بعد کھاد (ڈی اے پی)، کوئلے (دیگر تمام اجزا) کے تحت درجہ بند) اور فرنس آئل کی درآمدات کا نمبر آتا ہے۔

توانائی کی درآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات 16.2 فیصد کمی سے گر کر 3.2 ارب ڈالر پر آگئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 19.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی سے ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبوں میں ابندھن کی کم طلب کی عکاسی ہوتی ہے جو فرنس آئل اور ہائی اسپید ڈیزل جیسی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں بھاری کمی پر منتج ہوئی۔ مزید اعانت تیل اور کوئلے کی عالمی قیمتوں سے حاصل ہوئی جو سال بسال بنیادوں پر بالترتیب اوسطاً 16.1 فیصد اور 10.9 فیصد کم رہیں۔ کم اکائی قیمتوں نے سہ ماہی کے دوران ایل این جی کی درآمدی مالیتوں میں بھی شدید کمی کر دی تھی۔

سہ ماہی میں خام تیل کی درآمدات 31.5 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 823.3 ملین ڈالر پر آگئیں،

جس سے درآمدی مقدار میں 18.8 فیصد کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ دراصل خام تیل کی درآمدی مقدار گذشتہ دو برسوں میں گر کر اپنی کمترین سطح پر آگئی ہے۔ توانائی کے آمیزے سے فرنس آئل کا بتدریج خاتمہ بدستور ریفاٹریوں کی پیداوار اور خام تیل کے لیے ان کی طلب میں کمی کا باعث بن رہا ہے جبکہ دیگر عوامل بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

اول، کچھ ریفاٹریوں نے تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں بے ترتیب اتار چڑھاؤ کے حالات میں اپنے شرح مبادلہ کے اکتشاف کی پیش بندی کے لیے پیشگی تحفظ کے حصول کی صلاحیت نہ ہونے کو ایک سنگین آپریشنل دشواری قرار دیا ہے؛ اس کے نتیجے میں انہیں شرح مبادلہ پر خاصے بھاری نقصانات درج کرنا پڑے ہیں۔ دوم، جیسا کہ پہلے برآمدات کے سیکشن میں بتایا گیا ہے، دور ریفاٹریوں نے ملک سے نکالے گئے خام تیل کی درآمدی تیل سے آمیزش شروع کر دی ہے۔ فرنس آئل سے متعلق مسائل کے علاوہ ان عوامل نے ریفاٹریوں کو اپنی خام تیل کی درآمدات میں کٹوتی پر مجبور کر دیا ہے۔

جدول 5.8: جولائی تا اگست میں بجلی کی پیداوار میں مطلق سال بہ سال تبدیلی (یکایات آدے)			
اپریل تا اگست	م 18ء	م 19ء	م 20ء
فرنس آئل	-242.5	-4,697.5	-1,846.2
قدرتی گیس	2,163.5	-4,318.9	-1,101.3
آبی	-220.4	462.7	2,700.4
ایل این جی*	0.0	9,405.1	196.2
کونکہ	1,300.3	2,905.4	1,915.6
ایٹمی	866.4	-109.6	185.1
دیگر	867.2	-66.7	-465.9
کل	4,734.5	3,580.4	1,583.8

* مایلی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی تک ایل این جی سے بجلی کی پیداوار کو قدرتی گیس میں شامل کیا گیا ہے۔ مایلی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں اس اساسی اثر کی وجہ سے ایل این جی سے پیداوار مایلی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں بھاری اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

ذیابا کا ماخذ: نیہرا

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات 17.3 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 1.3 ارب ڈالر پر آگئیں۔ اس کمی میں بڑا حصہ بدستور فرنس آئل کا ہے جس کا سبب خصوصاً پہلی سہ ماہی کے دوران توانائی کے آمیزے میں اس کی جگہ ایل این جی، کونکہ کے استعمال اور وافر بارشوں کے بعد بجلی کی ریکارڈ پیداوار ہے (جدول 5.8)۔¹⁹ مایلی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں فرنس آئل کی درآمدات میں 84.3 فیصد کمی بھاری کمی ہوئی تھی۔

دیگر مصنوعات میں پیٹرول کی درآمدی مقدار میں اضافہ ہو گیا، لیکن ان کی اکائی قیمتوں میں اتنی زیادہ کمی ہوئی کہ وہ اس کی مجموعی درآمدی مایلتوں میں کمی کا سبب بن گئی۔ پیٹرول کی فروخت میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بلند شرح سے اضافہ ہوا اور ملکی پیداوار میں کمی کے سبب اس فرق کو بلند درآمدات سے پورا کیا گیا۔ ہائی اسپیڈ ڈیزل کے معاملے میں سہ ماہی کے دوران فروخت، درآمدات اور پیداوار تینوں میں کمی ہوئی کیونکہ کمرشل اور بھاری گاڑی کے ٹرانسپورٹ اجزا میں ایندھن کی طلب کم ہو گئی تھی۔

¹⁹ ماخذ: واپڈ پریس ریلیز، تاریخ 13 اکتوبر 2019ء۔

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایل این جی درآمدات میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس ان میں 136.3 فیصد کا کہیں زیادہ بلند اضافہ ہوا تھا۔ درآمدی مالیتوں کی تمام نمو مقداری لحاظ سے ہوئی کیونکہ اس مدت میں اکائی قیمتیں 27.4 فیصد کم تھیں۔ درآمدات کی مقدار میں اضافے سے جزوی طور پر بجلی کے شعبے میں بلند طلب کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ سہ ماہی میں ایل این جی سے بجلی کی پیداوار میں 2.1 فیصد تک اضافہ ہوا، جس سے فرس آئل کی کم پیداوار کی جزوی تلافی ہو گئی (جدول 5.8)۔

آخر میں سہ ماہی کے دوران کونسلے کی درآمدات 41.4 فیصد سال بسال کی بلند کمی کے ساتھ گر کر 272.2 ملین ڈالر پر آگئیں۔ کونسلے کی درآمدات کی مقدار اور اکائی قیمتیں دونوں گذشتہ برس سے کم تھیں۔ بجلی اور سینٹ دونوں شعبوں میں درآمدی کونسلے کی طلب میں کمی ہوئی۔ بجلی کے معاملے میں درآمدی کونسلے کی طلب میں کمی کا سبب بجلی کی پیداوار میں ملکی کونسلے کے استعمال کی شروعات ہے: تھر کا کونسلے استعمال کرنے والے 660 میگا واٹ بجلی کے منصوبے نے جولائی 2019ء سے کمرشل آپریشنز شروع کیے۔²⁰ اس وجہ سے کونسلے سے بجلی کی پیداوار میں سہ ماہی کے دوران 45.3 فیصد اضافہ ہوا اور ایل این جی کی طرح اس سے بھی فرس آئل سے بجلی کی پیداوار میں کمی کی جزوی تلافی ہوئی۔ اس کے ساتھ سینٹ کی مقامی صنعت میں بھی کونسلے کی طلب کم ہو گئی اور سہ ماہی کے دوران اس کی پیداوار میں 1.5 فیصد کمی ہوئی کیونکہ ایشیا سازوں کو طلب کے غیر یقینی محرکات کا سامنا تھا۔ کم پیداوار نے ان کی کونسلے کی طلب میں کمی کر دی کیونکہ اسے صنعت میں ایک اہم خام مال کی حیثیت حاصل ہے۔

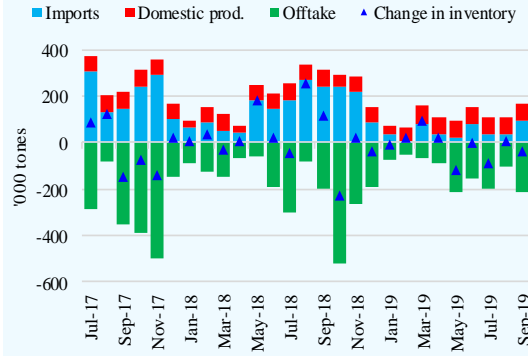
غیر توانائی درآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی غیر توانائی درآمدات 22.5 فیصد کمی سے گر کر 8.0 ارب ڈالر پر آگئیں جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ گذشتہ برس کی طرح رواں برس ہونے والی کمی بھی خاصی وسیع الہینا د تھی اور صرف مشینری گروپ تک محدود نہیں تھی۔

سب سے زیادہ بھاری کمی خام مال اور ایسی مصنوعات میں ہوئی جن کی: (i) قیمتوں میں پاکستانی روپے کی قدر گرنے اور ضوابطی اقدامات (بشمول محصولات میں اضافہ) کے بعد تیزی سے خاصا اضافہ ہو گیا تھا؛ اور (ii) جن کے ذخائر کی سطح بلند ہو چکی تھی۔ ان میں کھاد، کاربن (مکمل ساختہ اکانیوں اور الگ الگ پرزوں دونوں کی شکل میں) اور لوہا اور فولاد شامل ہیں۔ مزید برآں، پام آئل کی پست عالمی قیمتوں نے بھی اس جنس کی درآمدی مالیتوں میں خاصی کمی کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

²⁰ یہ پاور پلانٹ سی بییک کے جلد مکمل ہونے والے منصوبوں میں سے ایک ہے (ماخذ: <https://www.engroenergy.com/businesses/engro-powergen>)

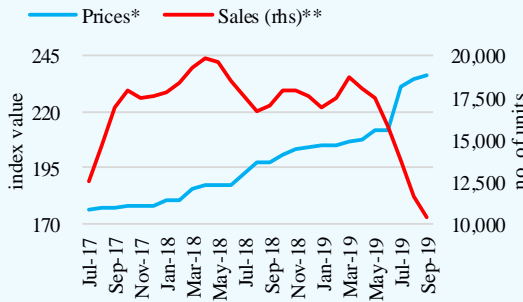
شکل 5.16 : ڈی اے پی طلب و رسد کے تحریکات



Data source: NFDC & SBP calculations

سب سے زیادہ کمی ڈی اے پی کھاد میں درج کی گئی جس کی درآمدات میں جولائی تا ستمبر میں 72.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کا سبب کھاد سازوں کی جانب سے اضافی درآمدات کے بجائے موجودہ ذخائر (جو ستمبر 2018ء میں ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ چکے تھے) کا استعمال تھا (شکل 5.16)۔²¹ اس کا ایک ممکنہ سبب ڈی اے پی کی اوسط قیمتوں میں 8.1 فیصد اضافہ تھا جو اس خام مال کی طلب میں کمی کا باعث بنا۔²² ڈی اے پی درآمدات میں کمی سہ ماہی میں یوریا درآمدات میں اضافے کی تلافی کے لیے کافی تھی اور اس کے نتیجے میں کھاد کی مجموعی درآمدات میں 62.9 فیصد سال بسال کمی ہوئی۔

شکل 5.17 : ملکی کار کی قیمتوں اور فروخت کا رجحان



* CPI motor or vehicle index values

** 3-month moving average

Data sources: Pakistan Bureau of Statistics and PAMA

دیگر غیر توانائی مصنوعات میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ درآمدات میں 32 فیصد کمی بھاری کمی ہوئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 17.3 فیصد تک کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ گذشتہ برس کی طرح رواں برس کمی میں بڑا حصہ کاروں اور بسوں کا تھا۔ مقامی کاروں کی قیمتوں میں خاصے اضافے۔ جو پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، نئی کاروں کی فروخت پر ایف ای ڈی کے نفاذ اور کاروں کے پرزوں کی درآمدات پر ریگولیریٹی ڈیوٹیوں میں اضافے کا عکاس ہے۔ کے نتیجے میں طلب کم ہونے سے

کاروں کی فروخت بھی کم ہو گئی (شکل 5.17) اور یہ صورت حال کاروں کے اسمبلروں کے لیے ذخائر میں اضافے پر منتج ہوئی۔

²¹ ملک میں ڈی اے پی کے سب سے بڑے کارخانے فوجی فریڈلائزر بن قاسم لمیٹڈ نے اپنی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء میں اس نکتے پر بھی زور دیا ہے۔

²² بلند قیمتیں زیادہ تر پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے اثر کی عکاس ہیں، کیونکہ ڈی اے پی کی مقامی رسد کا بڑا حصہ اس کی ملکی پیداوار کے مقابلے میں درآمدات سے حاصل ہوتا ہے۔ لہذا، جولائی 2019ء میں گیس کے ٹیرف میں اضافے نے کھاد سازوں کی پیداواری لاگتوں میں اضافہ کر دیا تھا اور اس کا ممکنہ طور پر ڈی اے پی کی قیمتیں بڑھانے میں بھی محدود کردار ہو سکتا ہے۔

مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات میں الگ الگ پرزوں کے مقابلے میں زیادہ بھاری کمی ہوئی، جس کا اہم سبب یہ ہے کہ اب مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات کاروں کے کمرشل ڈیلروں کے بجائے صرف مقامی کار اسمبلروں تک محدود ہیں۔ گذشتہ برس استعمال شدہ کاروں کے ضوابط میں سختی کے بعد اب کار ڈیلروں کی جانب سے مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات بظاہر منجمد ہو چکی ہیں۔ ماضی میں کار ڈیلروں کی درآمدات کی طرح کاروں کی کمپنیوں کی جانب سے فی الوقت جو مکمل ساختہ اکائیاں درآمد کی جا رہی ہیں، وہ ایسی پر تعیش گاڑیاں ہیں جن کی عام صارفین کے پاس طلب بہت کم ہے۔²³ ان دونوں عوامل کے نتیجے میں مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ الگ الگ پرزوں کی درآمدات میں بھی دیگر اقسام کے مقابلے میں بلند سطح کی اقسام (1500 سی سی سے زائد) کی درآمدات میں بھی کمی آئی ہے۔

اسی طرح گاڑیوں اور تعمیرات سے منسلک فولاد اور لوہے اور جہاز شکنی کے لیے پرانے بحری جہازوں کی درآمدات میں کمی کا جو سلسلہ گذشتہ برس شروع ہوا تھا وہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی جاری رہا۔ بحیثیت مجموعی لوہے اور فولاد کی درآمدات (تیار مصنوعات اور اسکرپ ڈونوں) 23 فیصد کمی کے ساتھ 759.3 ملین ڈالر پر آگئیں۔ اس زمرے میں سرد فولادی چادریں اور روغن شدہ چادریں جو عام طور پر کار کی باڈی کے پینلز بنانے میں استعمال ہوتی ہیں، ان کی درآمدات میں بھاری کمی ہوئی جس سے کار اسمبلروں کی کم طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

غذائی گروپ میں پام آئل کی درآمدات 25.4 فیصد کمی سے گر کر 362.4 ملین ڈالر پر آگئیں جس کے اسباب میں کم غذائی مقدار اور اکائی قیمتیں دونوں شامل ہیں۔ ان کی درآمدی مقدار میں مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے پہلی مرتبہ کمی ہوئی ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلا سویا بین تیل پر منتقلی نمایاں ہے کیونکہ اس جنس کی درآمدی مقدار میں رواں برس اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اور دوم، بین الاقوامی قیمتوں میں کمی اور پاکستانی روپے میں حالیہ ردوبدل کی وسعت کے بارے میں بڑھتی ہوئی بے یقینی کی وجہ سے خوردنی تیل کے کارخانے پورا سال پام آئل کے ذخائر جمع کرتے رہے ہیں۔ ذخائر جمع کرنے کی یہ سرگرمی بظاہر اب ختم ہو گئی ہے اور یہ اس کی درآمدی طلب میں کمی پر منتج ہوئی۔

²³ ان میں مہنگی سیڈان اور ایس یوویز شامل ہیں جنہیں آڈی (تمام ماڈلز)، ٹویوتا (رش، کبیری، لینڈ کرورز)، اور ہونڈا (اکارڈ) جیسی کاروں کی کمپنیاں شامل ہیں۔ سوزوکی کی سیاز کو بھی مکمل ساختہ اکائی کی شکل میں درآمد کیا جاتا ہے اور اس کی قیمت مذکورہ دیگر گاڑیوں کے مقابلے میں قدرے کم ہے۔ اس کے مقابلے میں ضوابط میں سختی سے پہلے کمرشل کار ڈیلر جو کاروں کی درآمد کرتے تھے، وہ زیادہ تر نچلے زمرے (1000 تا 1500 سی سی) کی ہوتی تھیں۔